میں ضمناً علماء کا تذکرہ بھی آیا ہے اور ان کی خدمات پر بھی کسی قدر روشنی پڑتی ہے، لیکن ایسی کتابیں نسبتاً بہت کم ہیں جن میں خاص طور پر علماء کے کردار اور ان کی خدمات کو بحث وتحقیق کا موضوع بنایا گیا ہو۔ زیرِ نظر کتاب کے مصنف ڈاکٹر علاؤ الدین خاں، جو تقریباً دو دہائیوں سے شبلی نیشنل کالج کے شعبۂ تاریخ میں تدریسی فرائض انجام دے رہے ہیں، مبارک باد کے مستحق ہیں کہ انھوں نے مغل حکم راں اورنگ زیب کے عہد میں علماء کی خدمات کو اپنی تحقیق کا موضوع بنایا اور مستند اور قیمتی معلومات فراہم کیں۔

کتاب کا آغاز 'مسلمانوں کا سیاسی نظریہ' کے عنوان سے ہوتا ہے۔ اس کے تحت مسلمانوں کی پوری تاریخ پر سیاسی نقطۂ نظر سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ عہد نبوی اور عہد خلفاء راشدین کے سرسری ذکر کے بعد اموی اور عباسی خلافتوں اور ہندوستان میں قائم ہونے والی حکومتوں کے سلسلے میں علماء کے رویّے سے بحث کی گئی ہے۔ اگلے باب میں ہندوستان میں عہدِ سلطنت اور عہدِ مغلیہ میں علماء کی حیثیت کا بیان ہے۔ اس میں دکھایا گیا ہے کہ ان ادوار میں علماء کی سرگرمیاں کن کن میدانوں میں جاری تھیں؟۔

اگلا باب کتاب کے مرکزی موضوع سے بحث کرتا ہے۔ اس میں اورنگ زیب کے سیاسی نظریات بیان کیے گئے ہیں اور یہ واضح کیا گیا ہے کہ وہ اپنی عملی زندگی میں شریعت کا کس حد تک پابند تھا؟۔ اس باب میں عہد عالم گیری کے بائیس (۲۲) مشہور علماء کی خدمات کا تذکرہ کرکے ان کی تصنیفات کا تعارف کرایا گیا ہے۔ کتاب کا ایک اہم باب 'فتاویٰ عالم گیری' پر ہے۔ اس میں اس کی تدوین کے اسباب، سنۂ تالیف، طریقۂ تالیف، مؤلفین، مآخذ اور مشتملات کا مبسوط تعارف (ص ۲۲۵-۳۰۴) کرایا گیا ہے۔ بہت پہلے مولانا مجیب اللہ ندویؒ نے اس موضوع پر ایک کتاب تحریر فرمائی تھی، جسے اردو میں پہلی اور مستند کتاب کہا جاسکتا ہے۔ آخر میں عہد عالم گیری کے علماء کے ہندوستانی معاشرہ پر اثرات کا جائزہ لیا گیا ہے۔

یہ کتاب تاریخِ ہند کے ایک اہم پہلو پر قیمتی معلومات فراہم کرتی ہے، مصنف